قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 09 فروری 2022ء | 07 رجب 1443 ہجری قمری | 09 تبلیغ 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:34

فرمان رسول ﷺ

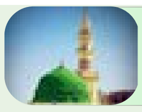

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا وَالَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّقُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ (المؤمنون: 61) کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی ڈرتا رہے۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 296-297 مسند عائشہؓ حدیث: 25777 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

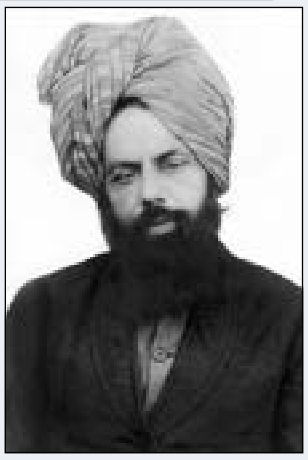

تمباکو نوشی سے پرہیز

’’حدیث میں آیا ہے وَمِنۡ حُسۡنِ الاسلامِ تَرۡکُ مَالَا یَعۡنِیۡہِ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔

اسی طرح پر یہ پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بالفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آ جاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشّی اشیاء نہیں دی جاوے گی یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائمقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔

عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 219، ایڈیشن 1988ء)

’’تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے اور صحابہ کیلئے کبھی پسند نہ فرماتے۔‘‘

(الحکم نمبر 11 جلد 7 مورخہ 24 مارچ 1903ء صفحہ 7)

حقہ نوشی کے متعلق ذکر آیا۔ فرمایا:۔

’’اس کا ترک اچھا ہے۔ ایک بدعت ہے۔ منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر اپنا بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی ہے۔‘‘

(الحکم 10 ستمبر 1901ء صفحہ 9)

ارشاد باری تعالیٰ

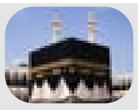

وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا ﴿۷۳﴾

(الفرقان: 73)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں میں سے ہم پر ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ دعاؤں کو مانگنے کے طریقے بھی ہمیں سکھائے۔ ایک دعا کا ذکر احادیث میں اس طرح ملتا ہے جو دراصل تو ہمارے لئے ہی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ قَلۡبٍ لَّا یَخۡشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسۡمَعُ وَمِنۡ نَّفۡسٍ لَّا تَشۡبَعُ وَمِنۡ عِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ۔ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ ھٰٓؤُلَآءِ الۡاَرۡبَعِ۔ کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہیں کرتا۔ اور ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اور ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہے۔ مَیں تجھ سے ان چاروں سے پناہ چاہتا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 68 حدیث: 3482)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس دعا کو سمجھنے والے بھی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دعا بھی پیش کرتا ہوں۔ یہ جو دعا ہے عاجزی اور خَشۡیَۃُ اللہ کی اُن بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہے جو آپؐ کی خشیت کا ایک کامل نمونہ ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر دعا کرتے ہوئے آپؐ نے اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے اللہ! تُو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہری امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں۔ مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اور معترف ہو کر مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ تیرے حضور مَیں ایک ذلیل گنہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے۔ میرے آنسو تیرے حضور بہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تُو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا۔ میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے زیادہ التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے، میری دعا قبول کر لینا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 140 عطاء عن ابن عباس حدیث: 11405 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہر (قسط 20)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

دربارِ خلافت

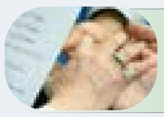

پہلے آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ جناب حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس وقت مَیں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ روایات لی ہیں جو اُن کے رؤیا وکشوف کے بارے میں ہیں۔ پہلی روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ کی ہے۔ یہ کچھ دیر قادیان رہنے کے لئے آئے۔ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہے تو (وہاں کے) جو مختلف واقعات تھے، ان کی ایک روایت پیچھے چلتی آرہی ہے۔ اُس کے بعد آگے بیان کرتے ہیں کہ پانچ چھ روز کے بعد میں رخصت ہو کر واپس آ گیا (یعنی قادیان سے واپس چلے گئے)۔ واپس اپنے گھر آ کر، اپنے علاقے میں آ کر میں نے تبلیغ شروع کر دی۔ سب سے پہلے مَیں اپنے استاد صاحب کے پاس بغرض تبلیغ پہنچا۔ رات کے وقت اُن کو اور (اُن کے ساتھی تھے) میاں لال دین صاحب آرائیں، جو وہاں کے باشندے تھے، اُنہیں تبلیغ کی۔ کہتے ہیں اُسی رات جب میں نماز پڑھ کر سویا تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام کی کمر میں ایک کمر بند باندھا ہوا تھا اور نہایت چستی سے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بڑی تیزی سے مجھے ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ مدینہ شریف میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاں بیوت مبارک تھے، (جہاں اُن کے گھر تھے، وہاں انہوں نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کھڑا کر دیا اور (پھر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے) آپ علیہ السلام نظر نہیں آئے اور میں اُن مکانات کو جو خام تھے (کچے مکان تھے) اور شمار میں نو (9) ہیں۔ دیکھ کر کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مبارک ان گھروں میں رہتے تھے اور اُن کے شمالی سمت میں ایک خام مسجد ہے۔ خواب میں مَیں کہتا ہوں کہ یہ مسجد نبوی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ صبح کو مَیں نے مولوی صاحب کو یہ خواب سنایا (یعنی اپنے استاد کو) اور ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' اُن کی خدمت میں پیش کی اور (وہاں سے آ گیا، اُن سے) رخصت ہوا۔ پندرہ روز کے بعد مولوی صاحب نے یہ کتاب پڑھی، قادیان روانہ ہوئے اور بیعت کر کے واپس آئے۔ اسی طرح میاں لال دین بھی بیعت میں داخل ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 7 صفحہ 235-234۔ از روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت نظام الدین صاحبؓ، انہوں نے 1890ء یا 91ء میں بیعت کی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیعت سے بہت پہلے 1883ء۔ 1884ء میں دیکھ لیا تھا۔ کہتے ہیں ''مَیں ابھی بیعت میں داخل

بقیہ صفحہ 5 پر

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا

بغاوت، فسق، الزامات کی بھرمار دیکھو گے
منافق حامیوں پر مشتمل کردار دیکھو گے

پڑے ہو مخمصوں میں تم اگر تاریخ بھی پڑھ لو
خلافت کے تقدس پر بڑی یلغار دیکھو گے

کوئی مسند کی لالچ میں وفائیں بیچ بیٹھا ہے
کہیں پر حرص کے سرطان کے بیمار دیکھو گے

ملیں گے نکتہ چینی پر کمربستہ کبھی اپنے
کبھی ان کے لبادے میں چھپے اغیار دیکھو گے

بتائیں گے تمہیں کس چیز نے دنیا بدل ڈالی
خلافت کے پھلوں کے ہر طرف اشجار دیکھو گے

سمندر روکنے والوں کی حالت پر تعجب ہے
اسی کوشش میں جن کو ڈوبتا ہر بار دیکھو گے

جماعت دم بدم یک جان ہے رہبر کے سائے میں
اگرچہ دھوپ میں جھلسے ہوئے غدار دیکھو گے

دعائے ''رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا'' ورد بنتے ہی
خطا جاتا ہوا دشمن کا ہر اک وار دیکھو گے

پسندیدہ خلافت ماننے والو! ذرا سن لو
خدا کے کام میں ٹانگیں اڑا کر ہار دیکھو گے

حافظ اسد اللہ وحید۔ سیرالیون

آج کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡٓ اَذۡھَبَ عَنِّی الۡحَزَنَ وَاٰتَانِیۡ مَالَمۡ یُؤۡتَ اَحَدٌ مِّنَ الۡعَالَمِیۡنَ

(تذکرہ صفحہ:562،ایڈیشن چہارم 2004)

ترجمہ: اس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم دور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔

یہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے (مندرجہ بالا الہام)۔ لیکن ان جذبات اور احساسات کو ہم نے وقتی نہیں رہنے دینا بلکہ دعا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ مثالیں رقم کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔ ہم اس رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں جس نے عُسر اور یُسر میں اللہ تعالیٰ سے وفا اور اس کی حمد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ آپ ابتدائی دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ چنانچہ دیکھو مرادیں بھر آئیں اور آپ فاتحانہ شان سے مکّہ میں داخل ہوئے لیکن کس حالت میں۔ اس بارہ میں ایک روایت ہے:-

ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابوبکر نے مجھ سے بیان کیا کہ (فتح مکہ کے دن) جب آنحضرت ﷺ ''ذی طوی'' مقام کے پاس پہنچے تو اس وقت آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر کے پہلو سے اپنا چہرہ مبارک قدرے ڈھانکا ہوا تھا۔ اور مکہ کی فتح کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو آپؐ کو عزت عطا فرمائی تھی، اس کی وجہ سے آپ نے اپنا سر مبارک اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے اس قدر جھکایا ہوا تھا کہ قریب تھا کہ آپ کی داڑھی مبارک پالان کے اگلے حصہ سے جا چھوئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ ذکر فتح مکۃ)

اس حالت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

عُلُوّ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کا عُلُوّ استکبار سے ملا ہوا تھا۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکہ میں آپؐ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپؐ نے سجدہ کیا۔

(الحکم 31 اکتوبر 1902ء، ملفوظات جلد دوم صفحہ 404 حاشیہ)

(خطبہ جمعہ 2/ مئی 2003ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 29

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

حلال و حرام

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہیں۔ کہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(حصہ 2)

حرمت والی چیزیں

•حُرِّمَتۡ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃُ وَ الدَّمُ وَ لَحۡمُ الۡخِنۡزِیۡرِ وَ مَاۤ اُہِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰہِ بِہٖ وَ الۡمُنۡخَنِقَۃُ وَ الۡمَوۡقُوۡذَۃُ وَ الۡمُتَرَدِّیَۃُ وَ النَّطِیۡحَۃُ وَ مَاۤ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیۡتُمۡ ۟ وَ مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَ اَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰلِکُمۡ فِسۡقٌ

(المائدہ:4)

تم پر مُردار حرام کر دیا گیا ہے اور خون اور سؤر کا گوشت اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور دم گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ لگ کر مرنے والا اور گر کر مرنے والا اور سینگ لگنے سے مرنے والا اور وہ بھی جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے کہ جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ (بھی حرام ہے) جو معبودانِ باطلہ کی قربان گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تم تیروں کے ذریعہ آپس میں حصے بانٹو۔ یہ سب فسق ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں درج ذیل چیزیں حرام کی گئی ہیں)

(1) مُردار

(2) خون

(3) سور کا گوشت

(4) جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(5) دم گھٹ کر مرنے والا۔

(6) چوٹ لگ کے مرنے والا۔

(7) گر کے مرنے والا۔

(8) سینگ لگنے سے مرنے والا۔

(9) جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے کہ جسے تم اس کے مرنے سے پہلے ذبح کر لو۔

(10) وہ جو معبودانِ باطلہ کی قربان گاہوں پر ذبح کیا گیا ہو۔

(11) اور تیروں کے ذریعے آپس میں حصہ بانٹنا بھی فسق ہے، نافرمانی ہے۔

شراب اور جُوا کی ممانعت

•یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَ الۡمَیۡسِرُ وَ الۡاَنۡصَابُ وَ الۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

(المائدہ:91)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جُوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(نوٹ: اس میں بھی مزید درج ذیل چیزیں حرام کر دی گئی ہیں۔)

(1) شراب

(2) جوا

(3) بت پرستی

(4) تیروں سے قسمت آزمائی

مجبوری کی حالت میں حرام چیزیں کھانے کی اجازت

•اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَ الدَّمَ وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَ مَاۤ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

(البقرۃ:174)

اس نے تم پر صرف مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ اس پر کوئی گناہ نہیں جو (بھوک سے) سخت مجبور کر دیا گیا ہو، نہ حرص رکھنے والا ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

چوپایوں اور پرندوں کے بارے میں حکم

•وَ اُحِلَّتۡ لَکُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَ اجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ

(الحج:31)

اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

•وَ لَحۡمِ طَیۡرٍ مِّمَّا یَشۡتَہُوۡنَ

(الواقعۃ:22)

اور پرندوں کا گوشت، جن میں سے جس کی بھی وہ خواہش کریں گے۔

چوپایوں کا استعمال بطور مال برداری اور سواری کے

•اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَنۡعَامَ لِتَرۡکَبُوۡا مِنۡہَا وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ

(المؤمن:80)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تا کہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور انہی میں سے بعض کو تم کھانے کے استعمال میں لاتے ہو۔

•وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَنَافِعُ وَ لِتَبۡلُغُوۡا عَلَیۡہَا حَاجَۃً فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ وَ عَلَیۡہَا وَ عَلَی الۡفُلۡکِ تُحۡمَلُوۡنَ

(المؤمن:81)

اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فوائد ہیں اور تا کہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی اُس مراد تک پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان پر نیز کشتیوں پر تم اٹھائے جاتے ہو۔

•وَ مِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَۃً وَّ فَرۡشًا ؕ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ

(الانعام:143)

اور چوپایوں میں سے لادُو اور سواری والے (پیدا کئے)۔ اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

دودھ حلال ہے

•وَ اِنَّ لَکُمۡ فِی الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَۃً ؕ نُسۡقِیۡکُمۡ مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِہٖ مِنۡۢ بَیۡنِ فَرۡثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیۡنَ

(النحل:67)

اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں بھی ایک بڑا نشان ہے۔ ہم تمہیں اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں گوبر اور خون کے درمیان سے پیدا ہوتا ہے وہ خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

سمندری شکار حلال ہے اور سمندر کے فوائد

•اُحِلَّ لَکُمۡ صَیۡدُ الۡبَحۡرِ وَ طَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمۡ وَ لِلسَّیَّارَۃِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَیۡکُمۡ صَیۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡۤ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ

(المائدہ:97)

تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔ یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور تم پر خشکی کا شکار اس وقت تک حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام باندھے ہوئے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

پس یہ وہ عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے خَشۡیَۃُ اللّٰہ کا عظیم نمونہ ہر آن اپنی اُمّت کے سامنے پیش فرمایا۔ ہر بات دیکھ لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل دیکھ لیں اس خشیت سے بھرا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں و ترساں ہیں۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے مقرب ترین آپ ہیں۔ ان کے ساتھ جڑنے والوں نے بھی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کی خوشخبری سنی ہے۔ پس یہ اسوہ حسنہ ہے اور یہ خَشۡیَۃُ اللّٰہ ہے۔ اگر ہم نے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور اس چیز کو اپنایا، اپنے اندر پیدا کیا تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اگست 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

بابت مختلف ممالک وشہر

قسط 20

ارشادات برائے ہندوستان

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس سے پیشتر بھی میں نے لکھا ہے کہ ہم لیلۃ القدر کے دونوں معنوں کو مانتے ہیں ایک وہ جو عرف عام میں ہے کہ بعض راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ان میں دعائیں قبول کرتا ہے اور ایک اس سے مراد تاریکی کے زمانہ کی ہے جس میں عام ظلمت پھیل جاتی ہے حقیقی دین کا نام و نشان نہیں رہتا ہے اس میں جو شخص خدا کے سچے متلاشی ہوتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ بڑے قابل قدر ہوتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بادشاہ ہو اور اس کا ایک بڑا لشکر ہو۔ دشمن کے مقابلے کے وقت سب لشکر بھاگ جاوے اور صرف ایک یا دو آدمی وفادار اس کے ساتھ رہ جاویں اور انہیں کے ذریعہ سے اسے فتح حاصل ہو تو اب دیکھ لو کہ ان ایک یا دو کی بادشاہ کی نظر میں کیا قدر ہو گی۔ پس اس وقت جبکہ ہر طرف دہریت پھیلی ہوئی ہے کوئی تو قول سے اور کوئی عمل سے خدا کا انکار کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں جو خدا کا حقیقی پرستار ہو گا وہ بڑا قابل قدر ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اس وقت کی تاریکی اور ظلمت کی بھی کوئی انتہا نہ تھی ایک طرف یہود گمراہ۔ ایک طرف عیسائی گمراہ۔ ادھر ہندوستان میں دیوتا پرستی۔ آتش پرستی وغیرہ۔ گویا سب دنیا میں بگاڑ پھیلا ہوا تھا اس وقت بھی جبکہ ظلمت انتہا تک پہنچ گئی تھی تو اس نے تقاضا کیا تھا کہ ایک نور آسمان سے نازل ہو۔ سو وہ نور جو نازل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تھی۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ظلمت اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو وہ نور کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ جیسے کہ جب چاند کی 29/ تاریخ ہوجاتی ہے اور رات بالکل اندھیری ہوتی ہے تو نئے چاند کے نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو اس زمانہ کو بھی خدا نے لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا ہے جیسے کہ فرماتا ہے اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ (القدر:2) اسی طرح جب نور اپنے کمال کو پہنچتا ہے تو پھر وہ گھٹنا شروع ہوتا ہے جیسے کہ چاند کو دیکھتے ہو اور اسی طرح سے یہ قیامت تک رہے گا کہ ایک وقت نور کا غلبہ ہو گا اور ایک وقت ظلمت کا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 355 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے۔ وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3-4) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت، علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ (الزلزال:8) ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لیے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے۔ معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلۃ:22) یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتی کہ آخر کار خدا کا خلیفہ بن جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 24-25 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خوف الٰہی اور تقویٰ بڑی برکت والی شے ہے انسان میں اگر عقل نہ ہو مگر یہ باتیں ہوں تو خدا اسے اپنے پاس سے برکت دیتا ہے اور عقل بھی دے دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا (الطلاق:3) اس کے یہی معنے ہیں کہ جس شے کی ضرورت اسے ہو گی اس کے لیے وہ خود راہ پیدا کر دے گا بشرطیکہ انسان متقی ہو، لیکن اگر تقویٰ نہ ہو گا تو خواہ فلاسفر ہی ہو وہ آخر کار تباہ ہو گا۔ دیکھو کہ اسی ہندوستان پنجاب میں کس قدر عالم تھے مگر ان کے دلوں میں اور زبانوں میں تقویٰ نہ رہا۔ محمد حسین کی حالت دیکھو کہ کیسی گندی اور فحش باتیں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھتا رہا۔ اگر تقویٰ ہوتی تو وہ کب ایسی باتیں لکھ سکتا تھا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 306 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

جب انسان تعصب اور فاسقانہ زندگی سے اندھا ہو جاتا ہے تو اسے حق اور باطل میں فرق نظر نہیں آتا۔ ہر ایک حلال کو حرام اور ہر ایک حرام کو حلال سمجھتا ہے اور نیکی کے ترک کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرتا۔ شراب جو ام الخبائث ہے۔ عیسائیوں میں حلال سمجھی جاتی ہے۔ مگر ہماری شریعت میں اس کو قطعاً منع کیا گیا ہے اور اس کو رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ (المائدہ:91) کہا گیا ہے۔ کیا کوئی پادری ہے جو یہ دکھا دے کہ انجیل میں حرمت شراب کی لکھی ہے بلکہ شراب ایسی متبرک خیال کی گئی ہے کہ پہلا معجزہ مسیحؑ کا شراب کا ہی تھا تو پھر دلیری کیوں نہ ہو۔ جو بڑا پرہیز گار ان میں ہو گا وہ کم از کم ایک بوتل برانڈی کی ضرور استعمال کرتا ہو گا۔ چنانچہ کثرت شراب نے ولایت میں آئے دن نئے نئے جرائم کو ایجاد کر دیا ہے اور پادری کے اس قول پر کہ اہل اسلام گناہ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سخت تعجب آتا ہے کہ کس حوصلہ اور دلیری سے یہ بات کہہ دی۔ بھلا اگر زمانہ دراز کی بات ہوتی تو ممکن تھا کہ ان کے ایسے بہتان سے عیسائیوں کی نیک چلنی کا نسبتاً گمان ہوتا۔ مگر جب یہ دونوں قومیں ہمارے سامنے اپنے اعمال کے دفتر کھولے بیٹھی ہیں تو پھر کسی کی شیخی اور تعلّی سے کیا فائدہ؟ روشن ضمیر پبلک خود روز روشن میں دیکھ سکتی ہے۔ ولایت کے جیل خانوں میں ہندوستان کے جیل خانوں کی نسبت جرائم پیشہ لوگوں کی کس فیصدی سے زیادتی ہے؟ جن اصولوں کو عیسائی قوم مانتی ہے وہ اصول خود جرائم مثل زنا، قمار بازی کے محرک ہیں۔ ان کی اصطلاح سے تو اب گناہ گناہ نہ رہنے چاہئیں۔ گویا گناہ سے وہ ایسے ہی بے پرواہ ہو گئے جیسے شاکت مت والے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 151 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہندوستان اور یورپ کی دہریت میں فرق ہے۔ یورپ کے دہریہ اس خدا کے منکر ہیں جو مصنوعی ہے اور عیسائی لوگ وہاں اس کو دہریہ کہتے ہیں جو کہ مسیح کو خدا نہ مانے اور اب فسق و فجور نے بھی اثر ڈالا ہے۔ لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ سب اثر کفارہ پرستی کا ہے۔ تو اب وہ کیسے مانیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 76 ایڈیشن 2016ء)

ذکر آیا کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا کیونکہ ہندو خود مہذب تھے اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا۔ فرمایا:۔

یہ جھوٹ ہے ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش، مغل، پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا مثلاً شیخ، خواجگان، زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ۔ یہ سب پہلے ہندو تھے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے۔ اگر کثرت دکھائی جاوے تو کہتے ہیں جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے تو کہتے ہیں اسلام کا کچھ اثر نہ ہوا۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 427 ایڈیشن 1984ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لا ابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اسے لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 106 ایڈیشن 1984ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یہ بالکل غلط ہے کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجبر نہیں پھیلایا بلکہ ان کو تو دین کی طرت بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ، دعااور تصرفات کا نتیجہ ہے جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے ظاہر نہ کرے تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہوکرخود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے نوّے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے صلاح دتقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برہان قومی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن وتشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختۂ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 207 ایڈیشن 1984ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اسلام کے معنے تو یہ تھے کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہوجاوے اور جس طرح ایک بکری کی گردن قصاب کے آگے ہوتی ہے اسی طرح پر مسلمان کی گردن خدا تعالےٰ کی اطاعت کے لئے رکھ دی جاوے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ خدا تعالےٰ ہی کو وحدہٗ لاشریک سمجھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت یہ توحید گم ہوگئی تھی اور یہ دیش آریہ ورت بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا جیسا کہ پنڈت دیا نند سرسوتی نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں ضرور تھا کہ آپ مبعوث ہوتے اس کا ہمرنگیہ زمانہ بھی ہے جس میں بت پرستی کے سات انسان پرستی اور دہریت بھی پھیل گئی ہے اور اسلام کا اصل مقصد اور روح باقی نہیں رہی۔ اس کا مغز تو یہ تھا کہ خدا ہی کی محبت میں فنا ہو جانا اور اس کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھنا اومقصد یہ ہے کہ انسان روبخدا ہوجاوے اور بدنیا نہ رہے اور اس مقصد کے لئے اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ، دوم حقوق العباد۔ حقوق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شئے۔ مسلمانوں کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفار کا مال ناجائز طور پر لینا بھی درست ہے خود میری نسبت بھی ان لوگوں نے فتویٰ دیا کہ ان کا مال لوٹ لو بلکہ یہاتنک بھی کہ ان کی بیویاں نکال لو۔ حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں۔ وہ تو ایک صاف اور مصفّٰی مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشا ہے کہ نوع انسان میں مووّت اور وحدت ہو۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 246-247ایڈیشن 1984ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ میں ایک صاحب کشف ایک دفعہ اجودھیا میں پہنچے۔ وہاں پہنچ کر مسجد میں لیٹ گئے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ کرشن جی آئے اور سات روپے ان کی نذر کئے کہ ہماری طرف سے بطور دعوت قبول کیا جاوے۔ وہ ولی اللہ صاحب چونکہ مسلمان تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگ کافر ہو ہم تمہارا مال نہیں کھاتے تو اس پر کرشن جی نے عرض کیا کہ کیا آپ موجودہ ہندوؤں سے ہماری حالت اور ایمان کا اندازہ لگاتے ہیں؟ ہم ان میں سے ہرگز ہرگز نہیں ہیں بلکہ ہمارا مذہب توحید ہے اور ہم آپ لوگوں کے بالکل قریب ہیں۔

(ملفوظات جلد 10صفحہ 143یڈیشن 1984ء)

(جاری ہے)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

نہیں ہوا۔ نمازِ عصر مسجد مبارک سے پڑھ کر پرانی سیڑھیوں سے جب نیچے اترا تو ابھی سقفی ڈیوڑھی میں تھا (یعنی وہ ڈیوڑھی جس پر covered area تھا) کہ دو آدمی بڑے معزز سفید پوش جوان قد والے ملے۔ (یہ قادیان گئے ہوئے تھے) جو مجھے سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا پتہ مہربانی کرکے بتلائیں کہ کہاں ہیں؟ ہم بہت دور دراز سے سفر کرکے یہاں پہنچے ہیں۔ مَیں نے کہا آؤ مَیں بتلا دوں۔ انہوں نے کہا نہیں آپ ہمارے پیچھے ہو جائیں۔ اوپر ہیں تو ہم پہچانیں گے۔ تب میں اُن کے پیچھے ہولیا۔ وہ میرے آگے آگے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چلے گئے۔ آگے اجلاس لگا ہوا تھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس تھی۔) اور حضور علیہ السلام دستارِ مبارک سر سے اتارے ہوئے بے تکلف حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جاتے ہوئے اُن میں سے ایک شخص نے حضور کو جاتے ہی پوچھا کہ آپ کا نام غلام احمد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’ہاں‘‘۔ پھر اُس نے کہا کہ آپ کا دعویٰ مسیح موعود کا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ ’’ہاں‘‘۔ تو پھر اُس نے کہا کہ پہلے آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جناب حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور پھر میری طرف سے اور میں فلاں دن حضوری میں تھا۔ (یعنی اپنی خواب کا ذکر کر رہے ہیں) تب رسولِ خدا کا ہاتھ مبارک حضورؑ کے دائیں کندھے پر تھا۔ (یہ آگے وہی شخص اب اپنی خواب بتا رہے ہیں کہ فلاں دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا) اور رسولِ خدا کا ہاتھ مبارک حضورؑ کے دائیں کندھے پر تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دائیں کندھے پر تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’ھٰذَا مَسِیْحٌ‘‘ ان کی بیعت کرو اور میرا اسلام کہو۔ (یہ اُن لوگوں نے کہا۔) کہتے ہیں تب میرے دل نے سخت لرزہ کھایا۔ (یہ جو روایت بیان کرنے والے ہیں ناں حضرت نظام الدین صاحب، یہ اب آگے اپنا واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ) تب میرے دل نے سخت لرزہ کھایا اور دعا مسجد اقصیٰ میں بہت زاری سے کی۔ اللہ کے صدقے، اللہ تعالیٰ کے قربان، کیسے جلدی اُس نے میرے آقا کی دعا سے اس عاجز گناہگار کو اُٹھایا ہے۔ اسی رات سے بشارتیں اعلیٰ سے اعلیٰ ہونی شروع ہوگئیں۔ (جب مَیں نے دعا کی۔) تمام خوابوں کے لئے تو میدانِ کاغذ کی ضرورت ہے (اتنی خوابیں ہیں کہ انتہا کوئی نہیں) صرف ایک آخری خواب جس نے میرے جیسے عاصی گناہگار کو شرف بیعت حاصل کرنے کی بخشی، جس کا (ذکر) درج ذیل کرتا ہوں۔ کہتے ہیں خواب میں دیکھا کہ ایک دریا شرق سے غرب کو جا رہا ہے جس کی چوڑائی تقریباً ایک میل کی ہوگی۔ پانی بہت مصفّٰی ہے جیسے کسی نے شعر کہا ہے:

مصفّٰی ہمچو چشم نیز بیناں
مصفّٰی ہمچو از خلوت نشیناں

یعنی ایسا صاف جیسے ایک صاف نظر دیکھنے والی آنکھ ہے، جیسے صاف دل ایسا شخص جو خلوت میں ہو، علیحدگی میں ہو، الگ پاک سوچ رکھنے والا ہو، وہ بیٹھا ہوتا ہے۔ یہ تشبیہ انہوں نے دی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں بہت صاف پانی تھا، کوئی شئے اُس میں خوفناک نہیں ہے اور میں بڑی خوشی سے تیر رہا ہوں۔ جب مولوی عبداللہ کشمیری جو اُس وقت تک (میرا خیال ہے اس وقت تک) احمدی نہیں تھا اُس نے بہت دور کنارے جنوب سے بلند آواز سے کہا۔ اے منشی جی، اے بابو جی! کیا آپ نہار رہے ہیں؟ ذرا دل کی جگہ تو دیکھو جو بالکل خشک ہے۔ کہتے ہیں مَیں نہار رہا تھا۔ آواز آئی کہ دل کو دیکھو باوجود پانی میں تیرنے کے بالکل خشک ہے۔ تب میں اُسی عالم میں اچھل کر دیکھتا ہوں تو واقعی میرے دل کی جگہ بالکل خشک ہے۔ اچھلتا ہوں اور پانی ہاتھوں میں بھر کے دل کی جگہ ڈال رہا ہوں، مگر خشک۔ مَیں کہتا ہوں مولوی عبداللہ! یہ کیا بات ہے؟ اُس نے جواب دیا۔ مشرق کو منہ کر کے دیکھو کیونکہ میں مغرب کی طرف جا رہا تھا۔ مشرق کی طرف جب منہ کر کے دیکھا تو اُدھر ایک بڑا عظیم الشان پُل دریا پر ہے اور اُس پُل کے اوپر مرزا صاحب کے گھر ہیں۔ مَیں نے کہا میں اس طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ مرزا کے گھر ہیں۔ پھر مولوی عبداللہ نے کہا کہ جاؤ تو سہی۔ پھر جواب دیا کہ مَیں اُس طرف نہیں جاؤں گا۔ پھر مولوی عبداللہ روئے اور بلند آواز سے کہا کہ جاؤ تو سہی۔ تب اللہ تعالیٰ کے صدقے قربان، میں تیرتا ہوا پُل سے پار کی طرف شرق (یعنی مشرق کی طرف) چلا گیا۔ اُس طرف نکلا تو کنارہ گھاس والا پانی کے برابر ملا۔ محنت کر کے گھاس والے کنارے پر کھڑا ہو کر تمام بدن سے پانی نچوڑ رہا ہوں (خواب میں دیکھتے ہیں) مگر دل کا پانی جو خشک جگہ دل کی تھی (یعنی پہلے جب دریا میں نہار رہے تھے تو دل خشک تھا لیکن جب یہاں کھڑے ہو کر جسم سے پانی نچوڑنا شروع کیا تو کہتے ہیں کہ جو خشک جگہ دل کی تھی) وہاں سے اتنا پانی جاری ہے جو ایک چشمے کی طرح جاری ہے، خشک ہونے تک نہیں آتا۔ آنکھ کھل گئی اور اُسی دن بیعت کر لی اور ٹھنڈ پڑ گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 189تا191۔ از روایات حضرت نظام الدین صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 28/ دسمبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

(قسط 35)

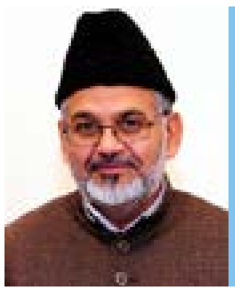

پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 14 جون 2007ءصفحہ 15 پر نصف سے زائد صفحہ پر ہماری خبر 7 تصاویر کے ساتھ تفصیل سے شائع کی ہے۔خبر کا عنوان ہے۔

مسجد بیت الحمید چینو، کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد

آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں: سید شمشاد ناصر

اخبار نے خبر کی تفصیل یوں دی ہے: پچھلے دنوں مسجد بیت الحمید میں سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں ہمارے پیارے رسول، محسن انسانیت، آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو سننے کے لئے قریباً ساڑھے تین صد افراد جس میں مرد وزن اور بچے شامل تھے جوق در جوق حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے لاس اینجلس اور گردونواح کے علاوہ بہت سے لوگ کئی سو میل کا سفر اختیار کر کے آئے تھے۔ جلسہ ٹھیک 11 بجے ڈاکٹر حمید الرحمن کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا پھر آنحضرت ﷺ کی شان میں منظوم کلام پڑھ کر سنایا گیا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اخبار نے اس نظم کے 8 اشعار شائع کئے ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس موقعہ پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر کے علاوہ اور مقررین نے بھی تقاریر کیں جن میں جمیل محمد، مونس چوہدری، انور محمود خان اور محمد ادلبی آف سیریا شامل تھے۔مقررین نے آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی، نیکی، صلہ رحمی، بیویوں سے حسن سلوک، یتیموں کا خیال اور جنگوں میں دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک اور ایسے دوسرے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ مقررین نے مثال در مثال اس بات کو بھی ثابت کیا کہ بہت سے ایسے غیر مسلم بھی ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پاک سیرت کی وجہ سے آپ کی اعلیٰ شان کو تسلیم کرتے ہیں، مقررین نے موجودہ دور کے لکھنے والوں کے آنحضور ﷺ کی مدح میں لکھے ہوئے حوالے بھی سامعین کو پڑھ کر سنائے۔

آخر پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے حضور ﷺ کی سیرت کے لئے کئی پہلو بیان کئے اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ آسمان کے نیچے اخلاق کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھے اور فرشتے بھی آپ پر رشک کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو لائف آف محمدؐ اور ایسی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے خود کو سیرتِ رسول سے بہرہ ور کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں ہے۔

امام شمشاد نے کہا کہ آج جو آفتیں مسلمانوں پر آن پڑی ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کی سیرت کو نظر انداز کر بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگوں اور مشائخ کو اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر ہونے والے حملوں کا کس قدر ملال تھا اس کی مثال مندرجہ ذیل حوالہ سے صاف واضح ہے جو کہ آئینہ کمالات اسلام سے ہے:

”اس زمانے میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانے میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندان کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے۔ یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسولؐ بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت و دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزا پڑتا ہے اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم کی گئی دکھا۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 51-52)

اخبار نے لکھا سیرت النبیؐ کا یہ جلسہ نماز ظہر تک جاری رہا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد شرکاء کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا یوں یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍوَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

تصاویر کی تفصیل یہ ہے۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صدر جماعت لاس اینجلس پوڈیم پر تقریر کر رہے ہیں جبکہ ان کے پاس ہی ہیڈ ٹیبل پر خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، انور محمود خان، اور مونس چوہدری بیٹھے ہیں۔ ایک تصویر میں مونس چوہدری تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ 3 بڑی تصاویر سامعین کی مختلف جہت سے ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 14 جون 2007ءصفحہ 25 پر دو تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر انگریزی سیکشن میں ہماری اس عنوان سے خبر دی

21st West Coast Ahmadiyya Muslim Youth annual Convention

ویسٹ کوسٹ (مغربی ساحل) کی مجالس خدام الاحمدیہ کا 21 واں سالانہ اجتماع

سلی کین ویلی اخبار لکھتا ہے کہ 25-27 مئی 2007ء کو احمدیہ مسلم نوجوانوں نے اپنا 21 واں سالانہ اجتماع بیت البصیر مسجد میں منعقد کیا۔ احمدی مسلم نوجوان اس اجتماع میں شرکت کے لئے امریکہ کے مغربی ساحل کی مجالس سے تشریف لائے تھے۔یعنی پورٹ لینڈ، سی آٹل، سان فرانسسکو، ڈینور، لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان، لاس اینجلس اور چینو کے شہروں سے اس اجتماع میں لوگ سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے اور ان کی تعداد قریباً 150 تھی۔

اجلاس کی صدارت خدام الاحمدیہ کے نیشنل صدر ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نے کی وہ اپنی نیشنل عاملہ کے 40 ممبران کے ساتھ۔ (ایسٹ کوسٹ سے) یہاں تشریف لائے تھے۔

پہلے سیشن کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اسکے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں مقابلہ نظم اور مقابلہ تقاریر شامل تھا۔ اس موقعہ پر خدام نے خون کے عطیہ دینے کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ احمدی نوجوانوں نے 30 خون کی بوتلیں عطیہ دیں۔شام کی نماز کے بعد امام سید شمشاد ناصر، ڈاکٹر فہیم یونس قریشی اور امام ارشاد ملہی نے 45 منٹ تک خدام کے سوالوں کے جواب کا سیشن کیا۔ اس موقعہ پر بچوں نے پیئر پریشر، مغربی معاشرہ میں کس طرح بچوں کی تربیت کرنی چاہئے۔ اس معاشرہ میں کس طرح اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزاری جاسکتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں امام شمشاد نے کہا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے دفاع کے لئے ہمیں ہتھیاروں کی ضرورت نہیں اس کے لئے آپ کو قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا ہوگا اور آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔

احمدیہ مسلم یوتھ آرگنائزیشن (خدام الاحمدیہ) کے صدر ڈاکٹر فہیم یونس قریشی نے اپنی 40 ممبران کی عاملہ کے ساتھ بھی 5 گھنٹے کی میٹنگ کی جس میں نوجوانوں کی تربیت کے بارے میں گفتگو ہوئی کہ انہیں کس طرح قوم و ملک کے لئے بہترین وجود بنایا جا سکتا ہے۔

اتوار کا سیشن صبح نماز تہجد سے شروع ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر اور درس ہوا۔ اس اجتماع کا آخری سیشن ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر امریکہ کی صدارت میں ہوا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں آپس میں محبت و اخوت اور بھائی چارہ کی فضا کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز کہا کہ ہمارے نوجوانوں کو لوکل سطح پر خدمتِ انسانیت کے کاموں میں بھی شمولیت اختیار کرنی چاہئے۔ خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

دو تصاویر میں سے ایک میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب ایک بچے کو انعام دے رہے ہیں جبکہ ان کے ساتھ مکرم امام ارشاد ملہی صاحب اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر بھی کھڑے ہیں۔ دوسری تصویر گروپ فوٹو ہے جس میں تمام خدام و اطفال اور اجتماع میں شریک دوست ہیں۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے انور محمود خاں، عرفان الہ دین نائب صدر خدام الاحمدیہ ڈاکٹر حمید الرحمن، سید شمشاد احمد ناصر، چوہدری محمد احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ اور نعیم محمد بیٹھے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 14 جون 2007ءصفحہ 11 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مارچ 2007ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ عربی میں شائع کیا ہے۔ اس خطبہ کا عنوان اخبار نے عربی میں یہ لگایا ہے۔

اَلْمُھِمَّۃُ الْحَقِیْقِیَّۃُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ عَلَیْہِ السَّلَامِ

مسیح موعود علیہ السلام کی (غلبہ اسلام کے لئے) حقیقی مہم اور نشأۃ ثانیہ

اخبار لکھتا ہے کہ مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ 23 مارچ کی مناسبت سے لندن میں خطبہ جمعہ دیا کہ آج سے 118 سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے بیت لی اور یہ دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دن اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت جو حالت تھی اس کے مطابق برصغیر میں آریوں، عیسائی پادری اور ان کے مبلغین نے اسلام پر بے انتہا تابڑ توڑ حملے شروع کئے ہوئے تھے۔ مسلمان علماء بھی اس وقت سہمے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان حملوں کا کوئی جواب نہیں تھا اور کچھ لوگ اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرتے جارہے تھے۔ اس وقت ان کے مقابلہ کے لئے اگر کوئی شخص میدان میں آیا تو وہ ایک جری اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ تھے۔ انہوں نے اپنی

کتاب براہین احمدیہ میں جس کے چار حصے تھے سب کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ نے اپنی اس کتاب میں قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے اور بے نظیر ہونے اور آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت میں سچے اور صادق ہونے کے ناقابل تردید دلائل بیان فرمائے اور فرمایا کہ میں نے جو دلائل دیئے ہیں جو ان دلائل کو رد کرے گا اس کے لئے چیلنج ہے کہ اگر ان کا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ بھی دلائل دے دے تو دس ہزار روپے انعام دوں گا۔ جو اس وقت ایک بڑی رقم تھی۔ اس کتاب نے مسلمانوں کے حوصلے بلند کئے اور ان حملہ آوروں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

اخبار لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو بیعت لینے کے لئے حکم پر آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اعلان شائع فرمایا:

"اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حق کے طالب ہیں اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کی راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں...... انہیں لازم ہے کہ وہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔

چنانچہ 12 جنوری 1889ء کو آپ نے ایک اعلان کے ذریعہ 10 شرائط بیعت درج فرمائیں۔ اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے کہا ان شرائط بیعت کو ہم سب جانتے ہیں لیکن یاددہانی کے لئے تا کہ یاد تازہ ہو جائے اور احمدی بھی اس سے استفادہ کرلیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور اخبار نے ان کو لکھا:

پہلی شرط۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہرروزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحال راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ عزیز تر سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے (یعنی مسیح موعود علیہ السلام سے) عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح نے فرمایا:

آج جماعت احمدیہ کا خلافت سے جو رشتہ قائم ہے وہ بھی اس لئے ہے کہ اس عہد بیعت کے تحت ہر احمدی اصل میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ تعلق جوڑ رہا ہے اور پھر اس سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ کاش آج کے مسلمان بھی یہ نقطہ سمجھ جائیں اور زمانے کے مسیح کا انکار کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی جن مشکلات میں مبتلاء ہیں ان سے نجات پائیں۔

آپ نے فرمایا کہ:

حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت ﷺ سے عشق انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور آپؑ آنحضرت ﷺ کے حقیقی مقام کی پہچان رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اگر کسی کو پہچان تھی تو وہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کو تھی۔

حضرت امام مرزا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ اب دنیا میں اپنے اس پاک نبی ﷺ کی حکومت قائم کرے۔ گو آجکل دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے یہ بات بظاہر بڑی مشکل نظر آتی ہے لیکن اگر غور کریں تو وہ شخص جو قادیان میں اکیلا تھا۔ اس مسیح و مہدی کی زندگی ہی میں لاکھوں ماننے والے اس کو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیئے۔ بلکہ یورپ اور امریکہ تک آپ کے نام اور دعویٰ کی شہرت ہوئی اور آپ کو ماننے والے پیدا ہوئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دن جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت پر چڑھتا ہے وہ ہمیں ترقی کی نئی راہیں دکھاتا ہوا چڑھتا ہے۔ آج 185 ممالک میں آپ کی جماعت کا قیام اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپؑ ہی وہ مسیح موعودؑ ہیں جس نے اس زمانے میں تمام دنیا کو دین واحد پر جمع کرنا تھا۔ دنیا کے تمام براعظموں کے اکثر ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کی عملی صورت ہمیں بیعتوں کی شکل میں نظر آ رہی ہے۔ آج بھی اگر کوئی اسلام کا دفاع کر رہا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم سے فیض یاب ہو کر آپؑ کو ماننے والا ہی کر رہا ہے۔

یہ پیغام جو اتنی آسانی سے ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں یہ بھی اس بات کی دلیل اور تائید ہے۔

ایک چھوٹی سی غریب جماعت جس کے پاس نہ تیل کی دولت نہ دوسرے دنیاوی وسائل ہیں اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آج کل کی اس دنیا کے ماڈرن ذرائع اور وسائل استعمال کر کے تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو آج ایک نئے سیٹلائٹ کے ذریعہ سے جو عرب دنیا کے لئے خاص ہے ایک نئے چینل MTA 3 العربیہ جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو 24 گھنٹے عربی پروگرام پیش کرے گا تا کہ عرب دنیا کی پیاسی روحیں، نیک فطرت اور سعید روحیں ان خزائن سے فیضیاب ہوسکیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے تقسیم فرمائے تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اب یہ پیغام پہنچے، اس لئے اب یہ خدا کے منشاء کے مطابق پہنچے گا اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ہمیں اس بارہ میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت ان شاءاللہ تعالیٰ اس پیغام کو قبول کرے گی یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب سے بعض حوالہ جات بھی پڑھے۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے فرمایا:

پس اے سرزمین عرب کے باسیو! آج میں حضرت مسیح موعودؑ کے نمائندے کی حیثیت سے خدائے رب العالمین کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس روحانی فرزند کی آواز پر لبیک کہو جس کی تعلیم اور اس کے رسولؐ سے عشق کی چند باتیں یا مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔

اے عرب کے رہنے والو! دلوں میں خوف پیدا کرتے ہوئے، خدا کے لئے اس دردبھری آواز پر کان دھرو اور اس درد کو محسوس کرو جس کے ساتھ یہ مسیح و مہدی تمہیں پکار رہا ہے۔ آؤ اور اس کے سلطان نصیر بن جاؤ۔

یاد رکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اسے دنیا پر غالب کرے گا۔ تم نہیں تو تمہاری نسلیں اس برکت سے فیض پائیں گی اور پھر وہ یقیناً اس بات پر تأسف اور افسوس کریں گی کہ کاش ہمارے بزرگ بھی آنحضرتؐ کے اس ارشاد کو سمجھتے ہوئے اس عاشق رسول ﷺ اور مسیح و مہدی کا معین و مددگار بن جاتے اور اور اس کی جماعت میں شامل ہوجاتے۔ اللہ کرے تم لوگ آج اس حقیقت کو سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ عاجزانہ دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

اس خطبہ کے خلاصہ کے آخر میں اخبار نے جماعت احمدیہ امریکہ سے رابطہ کرنے کا ٹول فری نمبر اور جماعت کی ویب سائٹ بھی دی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 جون 2007ء صفحہ 22 پر ہماری یہ خبر 4 تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ خبر کا عنوان یہ ہے۔

Ahmadiyya Muslim Youth Annual Convention

"احمدیہ مسلم نوجوانوں کا سالانہ اجتماع"

سلی کین ویلی۔ جماعت احمدیہ کی تنظیم خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے 25 تا 27 مئی 2007ء کو بیت البصیر میں اپنے سالانہ کنونشن کا انعقاد کیا۔ مسلم نوجوان سٹی آٹل، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو، سین ہوزے، ڈینور، لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان، لاس اینجلس اور چینو سے نوجوان سفر کر کے یہاں سلی کین ویلی کے اس اجتماع میں اکٹھے ہوئے۔

جمعہ کے دن پہلا سیشن نوجوانوں کے نیشنل صدر (صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ) امریکہ ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نیشنل صدر ایسٹ کوسٹ سے اپنے 40 عاملہ کے ممبران کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ پہلے سیشن کے بعد باسکر اور والی بال کا مقابلہ ہوا۔ ان کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نوجوانوں نے اس موقعہ پر خون کے عطیہ جات (Blood Drive) بھی کیا اور 30 بوتلیں خون کی اکٹھی کیں۔

شام کو نماز کے بعد ڈاکٹر فہیم یونس صاحب، امام شمشاد ناصر صاحب اور امام ارشاد ملہی صاحب نے نوجوانوں اور بچوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس لگائی۔ سوالات میں زیادہ تر بچوں کی تربیت، جہاد اور دیگر امور کے بارے میں پوچھا گیا۔ ایک سوال کے جواب میں امام شمشاد نے کہا ہمیں اس وقت اسلام اور قرآن کی تعلیمات کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اگر آپ اپنے حسن عمل کے ذریعہ اسلام کی تعلیمات کا نمونہ پیش کریں تو اس سے دوسروں پر ضرور اثر ہوگا۔ اور اس

کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عملی نمونہ پر عمل کریں۔

اتوار کے دن آخری سیشن ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب (نائب امیر امریکہ) کی صدارت میں تلاوت قرآن سے شروع ہوا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں نوجوانوں کو آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا کو فروغ دینے کی تلقین کی۔ دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔ شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ مقابلہ جات میں جیتنے والے خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ خبر میں 4 تصاویر کی تفصیل یہ ہے۔

(1) گروپ فوٹو ہے جس میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب، محمد احمد چوہدری نائب صدر خدام الاحمدیہ، محمد نعیم صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور دیگر عاملہ ممبران نیشنل و لوکل اور شاملین اجتماع ہیں۔ (2) دوسری تصویر میں نوجوان نماز کے لئے صفیں بنا رہے ہیں۔ (3) تیسری تصویر میں خاکسار ایک نوجوان انس چوہدری کے ساتھ ہے (جنہیں اچھے منتظم کی وجہ سے انعام دیا گیا تھا) (4) اور ایک ہیڈ ٹیبل کی جس میں خاکسار بعض امور کے بارے میں تربیتی باتیں سمجھا رہا ہے۔ اور خاکسار کے ایک طرف مرزا احسان نصیر احمد صاحب ہیں۔ اس تصویر کے پیچھے ایک بینر لگا ہوا ہے۔ اردو اور انگریزی میں۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کے اصلاح کی بغیر نہیں ہوسکتی"

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 15 جون صفحہ 7 پر ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر 4 تصاویر کے ساتھ دی۔ دو تصاویر مسجد بیت الحمید کے اندر سامعین کی ہیں۔ اور دو تصاویر میں مونس چوہدری صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہے ہیں۔ خبر کا عنوان اور متن قریباً قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات میں گذر چکا ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد۔ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی ضمانت نہیں۔ امام شمشاد ناصر

پاکستان کرونیکل نے اپنی انگریزی سیکشن میں نصف سے زائد صفحہ پر 6 تصاویر کے ساتھ اس عنوان سے خبر شائع کی ہے۔

Jalsa Seeratun Nabi(SAW)in Chino Mosque

"چینو مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ"

تصاویر کی تفصیل: ایک تصویر میں مونس چوہدری صاحب، ایک تصویر میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب، ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد ناصر تقاریر کر رہے ہیں۔ ہیڈ ٹیبل پر مونس چوہدری، انور خان اور خاکسار ہیں۔ باقی تین بڑی تصاویر بھی مسجد چینو (بیت الحمید) میں سامعین تقاریر سن رہے ہیں۔

پاکستان نیوز نے اپنی اشاعت 27جون 2007ء کی اشاعت صفحہ 10 پر دو تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر دی۔ خبر کی تفصیل اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔ قریباً قریباً وہی متن ہے۔ تصاویر کے نیچے اخبار نے لکھا: چینو کیلیفورنیا، مسجد بیت الحمید میں سیرت النبی ﷺ کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا اس موقع پر امام شمشاد ناصر کے علاوہ جمیل محمد صاحب، مونس چوہدری صاحب، انور محمود خان صاحب، محمد ادلبی صاحب آف سیریا نے سیرت النبی (ﷺ) پر تقاریر کیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے مزید لکھا کہ آخر پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے حضور ﷺ کی سیرت کے کئی پہلو بیان کئے اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ آسمان کے نیچے اخلاق کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھے اور فرشتے بھی آپ پر رشک کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو لائف آف محمدؐ اور ایسی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے خود کو سیرت رسولؐ سے بہرہ ور کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ "زمانہ کی حالت کو دیکھو اور آپ ہی ایماناً گواہی دو" امام شمشاد نے کہا کہ آج جو آفتیں مسلمانوں پر آن پڑی ہیں اس کی ایک وجہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کو نظر انداز کرنا ہے۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جون 2007ء صفحہ 5 پر 5 تصاویر کے ساتھ قریباً پون صفحہ پر ہمارے خدام الاحمدیہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کی سرخی یہ ہے۔

خدام کا دو روزہ اکیسواں سالانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع

اس وقت اسلام کا دفاع تیرو تفنگ سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی پاک اور طیب سیرت پر عمل کرنے سے ہوگا۔ امام شمشاد ناصر

اس خبر کی تفصیل (یعنی مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع) اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔ خبر کا متن بعینہ وہی ہے۔ سوال و جواب کی مجلس کے بارے میں اخبار نے لکھا کہ شام کو ایک پینل نے خدام کے سوالوں کے جواب دئے اور ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے امام شمشاد نے کہا کہ اس وقت اسلام اور آنحضرت ﷺ کی پاک تعلیمات کا دفاع تیرو تفنگ سے نہیں بلکہ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق اپنے نیک عمل اور پاک عملی نمونے سے ہوگا جس کے لئے رسول کریم ﷺ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی صدر ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نے اپنی چالیس رکنی کابینہ کے ساتھ پانچ گھنٹے سے زائد میٹنگ کی جس میں نوجوانوں کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا گیا کہ وہ قوم کے لئے کس طرح مفید وجود بن سکتے ہیں۔ اس موقع پر امام شمشاد نے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے شعبوں میں راہنمائی کی اور انہیں اپنی عملی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے مفید مشوروں سے نوازا۔ تصاویر کی تفصیل اخبار نے اس طرح دی ہے۔ ایک گروپ فوٹو جس میں خدام و اطفال بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔ ایک فوٹو میں نماز کے لئے صفیں بنائی گئی ہیں۔ ایک فوٹو میں خاکسار ریجنل قائد امجد محمود خان صاحب کو ٹرافی دے رہا ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار انس چوہدری صاحب کو ٹرافی دے رہا ہے۔ ایک ہیڈ ٹیبل پر مکرم مرزا احسان نصیر احمد صاحب اور خاکسار سوالات کے جواب دے رہا ہے۔ ایک طرف ہمارے بوسنین احمدی بھائی مسٹر EIDAN (عِدن) بیٹھے ہیں جو آئیوا سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جون 2007ء پر بڑی تفصیل کے ساتھ مع 9 تصاویر کے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کی تفصیل وہی ہے جو اس سے قبل گذر چکی ہے۔ تصاویر میں ایک تصویر میں سامعین اور شاملین بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔ ایک گروپ فوٹو اجتماع کے اختتام کا۔ ایک تصویر میں نماز کے لئے صفیں بن رہی ہیں۔ ایک تصویر میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر امریکہ ایک طفل کو انعام دے رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار طارق نسیم صاحب کو انعام دے رہا ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار امجد محمود خان صاحب کے ساتھ ان کو ٹرافی دینے کے بعد۔ ایک تصویر میں انس چوہدری صاحب کے ساتھ ایک تصویر ہیڈ ٹیبل کی۔ درمیان میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب ایک طرف امام ارشاد ملہی صاحب ایک طرف خاکسار سید شمشاد ناصر۔ ایک تصویر میں خاکسار سوالات کے جوابات دے رہا ہے۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جون 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان

"اسلام کی شان"

"اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ"

خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس آئینہ کمالات اسلام سے درج ہوا ہے۔ کہ کس طرح عیسائی یا پادریوں نے آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ پر حملے کئے اور کتب شائع کیں۔ یہ مضمون اس سے قبل تفصیل کے ساتھ گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 22 تا 28 جون 2007ء میں صفحہ 2 پر 3 تصاویر کے ساتھ مسجد بیت الحمید چینو میں ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان اور متن قریباً وہی ہے جو دیگر اخبارات کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ اس اخبار نے بھی یہ خبر تفصیل کے ساتھ لگائی ہے۔ اور خبر کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی آئینہ کمالات اسلام سے عبارت لکھی گئی ہے۔ اور خبر کے آخر میں درود شریف بھی لکھا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 23 تا 29 جون 2007ء (چینو کا لوکل انگریزی اخبار ہے جو مسجد بیت الحمید کی ہمسائیگی سے شائع ہوتا ہے) میں ایک تصویر کے ساتھ انگریزی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں خدام عہد دہرا رہے ہیں۔ اخبار نے خبر کا یہ عنوان لگایا ہے۔

Youth Confernce

"نوجوانوں کا اجتماع۔ کانفرنس"

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے گذشتہ ہفتہ میموریل ڈے ویک اینڈ پر سلی کین ویلی میں اپنا اجتماع منعقد کیا۔ جس میں 150 کے قریب نوجوان شامل ہوئے۔ اخبار نے شہروں کے نام اور تفصیل بھی لکھی۔ (یہ تفصیل اس سے قبل گذر چکی ہے) ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے آخری سیشن کی صدارت کی جو کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر ہیں۔ اور انہوں نے بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور انسانیت کی خدمت پر زور دیا۔ خبر کے آخر پر جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی دیا ہوا ہے۔

ڈیلی بلٹن بھی یہاں کا دوسرا بڑا اخبار ہے۔ اخبار نے اپنی اشاعت 22 جون 2007ء میں دو بڑی تصاویر کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر دی ہے۔ دو تصاویر کے نیچے اخبار نے لکھا۔ احمدیہ مسلم نوجوانوں کا گروپ فوٹو، شاملین اجتماع۔ دوسری فوٹو کے نیچے اخبار نے لکھا امام شمشاد ناصر طارق خالد کو انہیں انعام جیتنے پر مبارکباد دے رہے ہیں۔ خبر کی تفصیل اور متن انگریزی میں وہی ہے جو اس سے قبل اردو اخبارات کے حوالہ سے لکھی گئی ہے۔

ہفت روزہ باخبر نے اپنی اشاعت 25 جون تا 2 جولائی 2007ء پہلے صفحہ پر اس عنوان سے ہماری خبر شائع کی۔ اور آخری صفحہ پر تصویر بھی لگائی۔ خبر کا متن یہ ہے۔

"مذہبی ہم آہنگی کے لئے چینو میں مسلم، کیتھولک امن دوستی سیمینار"

"اسلام کسی سے نفرت نہیں سکھاتا، بلکہ سب سے محبت سکھاتا ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے۔" امام شمشاد ناصر

مسجد کے تقدس کے لئے عیسائی خواتین نے اپنے سروں کو دوپٹوں سے ڈھانپ رکھا تھا۔

اخبار نے لکھا: کیلیفورنیا (نمائندہ باخبر) مسجد

بقیہ صفحہ 10 پر

اطفال کارنر

شیطان سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ایک بزرگ کا قصہ مشہور ہے۔ان کا ایک شاگرد تھا جسے تصوف کا بہت شوق تھا وہ اس کے سیکھنے کے لئے بہت عرصہ انکے پاس رہا۔جب وہ واپس جانے لگے تو بزرگ نے پوچھا۔کیا تمہارے وطن میں شیطان ہوتا ہے؟ وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔شیطان کہاں نہیں ہوتا۔بزرگ نے کہا جب تم اپنے وطن پہنچو گے تو اگر شیطان نے تم پر حملہ کیا تو کیا کرو گے؟اس نے کہا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔بزرگ نے کہا۔اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ بھاگ گیا۔لیکن پھر جب تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے لگے اور اس نے پیچھے سے آپکڑا تو کیا کرو گے؟اس نے کہا میں پھر اس کا مقابلہ کروں گا۔بزرگ نے کہا اگر اسی طرح شیطان کا مقابلہ کرتے رہو گے تو خدا تعالیٰ کی طرف کس طرح متوجہ ہو سکو گے؟اس نے کہا پھر آپ ہی بتائیں مجھے کیا کرنا چاہئے؟انہوں نے کہا بتاؤ اگر تم کسی دوست کو ملنے جاؤ جس کا ایک کتا ہو جو تمہیں گھیر لے تو کیا کرو گے؟اس نے کہا میں اسے لاٹھی ماروں گا۔انہوں نے کہا کتا بھاگ کر پھر تمہارے پیچھے آپڑا تو کیا کرو گے؟ اس نے کہا صاحب مکان کو آواز دوں گا کہ آؤ اور اپنے کتے کو روکو انہوں نے کہا یہی طریقہ شیطان کے متعلق اختیار کرنا خدا تعالیٰ سے کہنا میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں۔مگر شیطان مجھے آنے نہیں دیتا۔آپ ہی اس کو دور کریں پس برائیوں سے بچنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی! میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں آگے مدد آپ نے دینی ہے۔

(کتاب الطالبین صفحہ 113)

(نصرت قدسیہ وسیم۔فرانس)

رپورٹ: انیس رئیس۔مبلغ انچارج جاپان

اسلام اور اہل کتاب

جاپان میں کیتھولک یونیورسٹی میں لیکچر

جاپان میں مسیحیت کی تاریخ کئی نشیب و فراز سے ہوتے ہوئے اس وقت اپنے بہترین دور سے گزر رہی ہے۔سولھویں صدی عیسوی کے ابتدائی جاپانی مسیحیوں کی مسیحیت قبول کرنے کی پاداش میں جس ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا اس قسم کے تعصب اور بربریت کی مثالیں تاریخ عالم میں بہت نایاب ہیں۔حکام وقت کے ظلم و ستم کے آگے بے بس ہو جانے والے مسیحی بالآخر اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اصحاب کہف سی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ان لوگوں کو پوشیدہ مسیحی کہا جاتا ہے اور جور و ستم کا یہ دور اڑھائی سال پر مشتمل تھا۔

انیسویں صدی میں میجی بادشاہت کے دور میں جب جاپان میں ہر قسم کی مذہبی آزادی دی گئی تو کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں فرقوں کی جانب سے جاپان میں پنجے گاڑنے کے لئے ہمہ جہت کاوشوں کا مظاہرہ کیا گیا۔جاپان کے طول و عرض میں گرجا گھر تعمیر ہونے لگے، رفاہی ادارے قائم کئے گئے، بچوں اور بوڑھوں کی دیکھ بھال کے کئی منصوبے شروع ہوئے اور مسیحی نظریات کی ترویج کے لئے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں آنے لگا۔اس وقت جاپان بھر میں کم و بیش 50یونیورسٹیاں ایسی ہیں جنہیں باقاعدہ مسیحی یونیورسٹیاں کہا جاسکتا ہے۔

ان کی بنیاد مسیحی منادوں نے رکھی، یہاں مسیحیت کی تعلیم کے لئے شعبے قائم ہوئے، یونیورسٹیوں میں گرجا گھر تعمیر ہوئے اور مسیحی پادریوں کی ایک بڑی تعداد درس و تدریس پر مامور ہوئی۔ان جامعات میں سے ایک مشہور جامعہ Nanzan University ہے جسے وسطی جاپان کی بہترین پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔یہ ادارہ 1932ء میں قائم ہوا اور 1946ء میں یونیورسٹی کا درجہ حاصل کیا۔

’’نان زان یونیورسٹی‘‘ کے بین الاقوامی تعلقات عامہ اور موازنہ مذاہب کے شعبہ جات کی طرف سے مؤرخہ 21دسمبر 2021ء کو طلباء کو لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا گیا۔اس لیکچر کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے ’’اسلام اور نظریہ اہل کتاب‘‘ کا موضوع دیا گیا۔نیز توحید پرست مذاہب کے فلسفہ اور تاریخ پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا۔

خاکسار نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ’’اہل کتاب کے قرانی نظریہ‘‘ کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے درج ذیل امور کی وضاحت کی:-

1۔اہل کتاب کا مشترکہ ورثہ توحید کی تعلیم ہے یعنی وہ مقبول عام نظریہ جس کی گواہی حضرت آدم سے لے کر آج تک نسل انسانی ہر صدی اور ہر زمانہ میں دیتی چلی آرہی ہے۔

2۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وجود اہل کتاب کے تینوں بڑے مذاہب کے نزدیک عزت واحترام کی علامت ہے اور تینوں مذاہب کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت ابراہیم موحد تھے۔

3۔خدائے واحد کے وجود پر ایک زبردست گواہی وحی والہام کا وہ سلسلہ ہے جس کی تائید قرآن کریم کے علاوہ یہودی اور مسیحی صحائف بھی کرتے ہیں۔

4۔قرآن کریم کا نزول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ادیان ابراہیم کا تسلسل بلکہ نقطہ عروج تھا جس سے توحید پرست مذاہب کی عمارت اپنی تکمیل کو پہنچی۔

5۔قرآن کریم انبیائے بنی اسرائیل اور اولادِ ابراہیم کے وجود کو تسلیم کرتا، ان کی عزت اور عصمت کی حفاظت کا اعلان کرتا، ان کی خوبیوں کا اقرار کرتا اور اظہار حق کے طور پر ان کی بعض غلطیوں کی بھی نشاندہی فرماتا ہے۔

6۔اگر اہل کتاب توریت اور انجیل میں مکتوب پیش خبریوں کے مطابق مبعوث ہونے والے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آتے اور اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کے موافق رسولِ خدا ﷺ کی عزت و توقیر کرتے تو نسل ابراہیم کی وحدت و یگانگت کے نتیجہ میں روئے زمین پر ایک ایسا انقلاب عظیم برپا ہوتا جس کی نظیر تاریخ مذاہب میں ملنا مشکل ہے۔

7۔لیکن باوجود اس کے کہ اولادِ ابراہیم کے ایک بڑے حصہ نے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیا تو پھر قرآن کریم نے اہل کتاب سے مفاہمت اور موافقت کے لئے ایک نیا اسلوب اختیار فرمایا۔انہیں مشترکات پر اکٹھے ہوجانے کی پیشکش کی لیکن افسوس یہ پیشکش بھی ٹھکرا دی گئی۔

8۔اہل کتاب کی قرآنی اصطلاح موافقت اور مفاہمت پر مبنی ہے نہ کہ تعصب اور تقصیر پر۔

9۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت و اخلاق سے، تعلیم و تبلیغ اور اپنے اعلیٰ کردار کے ذریعہ لوگوں کو دل فتح کئے اور تمام انسانوں بالخصوص یہود و نصاریٰ سے خصوصی شفقت و رحمت کا سلوک فرمایا۔

10۔ جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف پیغام صلح کے بعض اقتباسات پیش کر کے اسلامی

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تعلیم کی عالمگیریت، مذاہب عالم کی عزت و توقیر اور دعوت مکالمہ کا ذکر کیا گیا۔

طلباء نے اس لیکچر میں غیر معمولی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اس موضوع پر اور عمومی طور پر بھی اسلام کے حوالہ سے بہت سے سوالات کئے۔ دوسرے مذاہب کے بارہ میں اسلامی تعلیم، خواتین کے حقوق، جہاد کے نظریہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حوالہ سے تفصیلی سوال وجواب ہوئے۔ یہ سیشن دو گھنٹہ سے زائد پر مشتمل تھا۔لیکچر کے علاوہ قرآن کریم کی نمائش بھی منعقد کی گئی اور طلباء کو پیشکش کی گئی کہ وہ بنفس نفیس قرآن کریم کھول کر دیکھیں۔بعد ازاں طلباء نے جن تاثرات کا اظہار کیا وہ درج ذیل ہیں:

☆’’زندگی میں یہ پہلا موقع تھا جب ہم نے اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے بعض حصوں کو پڑھنے کا موقع ملا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم اور قرآن کریم ان باتوں سے بالکل مختلف ہے جو شدت پسند اور دہشت گرد بیان کرتے ہیں۔‘‘

☆’’ہمارا خیال تھا کہ قرآن کریم کریم عبادات اور دعاؤں پر مشتمل ایک مجموعہ ہے، لیکن یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ قرآن میں حضرت مسیح علیہ السلام، آپ کی والدہ مریم اور دیگر انبیاء کا ذکر بھی بہت کثرت سے ہے اور ان سب کو نہایت عزت واکرام سے یاد کیا گیا ہے‘‘

☆’’اسلام کے بارہ میں ہمارا یہ تاثر تھا کہ یہ مذہب خواتین سے سختی کی تعلیم دینے والا ہے،لیکن والدہ کے مقام کے بارہ میں قرآنی آیات جان کر اور مریم کے نام کی سورت دیکھ کرہمیں یہ احساس ہوا ہے کہ ہمارا تاثر درست نہ تھا۔ اسلام خواتین کی عزت و احترام کا درس دینے والا مذہب ہے‘‘

لیکچر اور سوال و جواب کے بعد بھی طلباء دیر تک بات چیت میں مصروف رہے اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے رہے۔بعض طلباء نے غیر معمولی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے مسجد تشریف لا کر مزید معلومات حاصل کیں اور آئندہ بھی اسلام احمدیت کا مطالعہ جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کی راہیں ہموار فرماتا چلا جائے اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم جاپانی قوم کے قلب وروح کی تسخیر کرتے ہوئے انہیں خدائے واحد کا پرستار بنانے والی ہو۔آمین

بقیہ: تبلیغ میں پریس ...... از صفحہ 8

بیت الحمید چینو میں کیتھولک عیسائی فرقہ کے ممبران کی آمد پر ایک دوستانہ سیمینار ہوا۔ اس سیمینار میں تقریباً ایک سو سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں مقامی افراد کے علاوہ عیسائیت کے مختلف چرچوں کے شریک 150 افراد بھی شامل تھے۔ اس میٹنگ کا انعقاد امام شمشاد ناصر کی کوششوں سے ہوا جس کا مقصد مختلف مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور اپنے اپنے عقائد کی خوبصورتیوں کو ظاہر کرنا تھا۔جس میں دونوں مذاہب کے لیڈروں نے نہایت اعلیٰ اطوار کے ذریعہ اپنے اپنے عقائد کا اظہار کیا مسجد کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے عیسائی خواتین نے اپنے سروں کو دوپٹوں سے ڈھانپ رکھا تھا جب کہ مسجد بیت الحمید کی خواتین نے پردہ کے تقدس کو قائم رکھتے ہوئے اجتماع کی کارروائی Close Circuit پر زنانہ نماز گاہ میں ملاحظہ کی۔ یہ میٹنگ 3 گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔ اخبار باخبر نے جو رنگین تصویر شائع کی اس کے نیچے لکھا: مسجد بیت الحمید میں کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور ممبران اور ممبران کی آمد پر ایک دوستانہ اور تعارفی سیمینار کے انعقاد کے موقع پر امام شمشاد کا شرکاء کے سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ جب کہ مسلم وعیسائی فرقہ سے تعلق رکھنے والے دیگر مذہبی راہنما ان کے ہمراہ بیٹھے ہیں۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

فقہی کارنر

غزوہ خندق کے موقع پر کتنی نمازیں جمع کی گئیں؟ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

آپ کا یہ شیطانی وسوسہ کہ خندق کھودتے وقت چاروں نمازیں قضا کی گئیں۔ اول آپ لوگوں کی علمیت تو یہ ہے کہ قضا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اے نادان! قضا نماز ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ ترک نماز کا نام قضا ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر کسی کی نماز ترک ہو جاوے تو اس کا نام فوت ہے۔ اسی لئے ہم نے پانچ ہزار روپے کا اشتہار دیا تھا کہ ایسے بیوقوف بھی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں جن کو ابھی قضا کے معنی بھی معلوم نہیں۔شخص لفظوں کو بھی اپنے محل پر استعمال نہیں کرسکتا۔ وہ نادان کب یہ لیاقت رکھتا ہے کہ امور دقیقہ پر نکتہ چینی کر سکے۔ باقی رہا یہ کہ خندق کھودنے کے وقت پر نمازیں جمع کی گئیں۔ اس احمقانہ وسوسہ کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین میں حرج نہیں ہے یعنی ایسی سختی نہیں جو انسان کی تباہی کا موجب ہو۔ اس لئے اس نے ضرورتوں کے وقت اور بلاؤں کی حالت میں نمازوں کے جمع کرنے اور قصر کرنے کا حکم دیا ہے۔ مگر اس مقام میں ہماری کسی معتبر حدیث میں چار (نماز میں جمع کرنے کا ذکر نہیں بلکہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ واقعہ صرف یہ ہوا تھا کہ ایک نماز یعنی صلوۃ العصر معمول سے تنگ وقت میں ادا کی گئی۔ اگر آپ اس وقت ہمارے سامنے ہوتے تو ہم ذرا آپ کو بٹھا کر پوچھتے کہ کیا یہ متفق علیہ روایت ہے کہ چار نماز میں فوت ہوگئی تھیں۔ چار نمازیں تو خود شرع کے رو سے جمع ہوسکتی ہیں یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء۔ ہاں ایک روایت ضعیف میں ہے کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اکٹھی کر کے پڑھی گئیں تھیں لیکن دوسری صحیح حدیثیں اس کو رڈ کرتی ہیں اور صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ عصر تنگ وقت میں پڑھی گئی تھی۔

(نور القرآن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 389-390)

(داؤد احمد عابد۔مربی سلسلہ برطانیہ)

چھوٹی مگر سبق آموزبات

قبولیت دعا کے لئے استقامت شرط ہے

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا۔ ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازہ پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاںتک کہ قاضی تنگ آ گیا اور اس نے بالآخر اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 45 مطبوعہ 2010ء)

مرسلہ: فرخ شبیر لودھی۔مبلغ سلسلہ لائبیریا

طلوع وغروب آفتاب

09فروری2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ 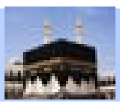	05:37	18:15
مدینہ منورہ 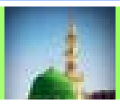	05:40	18:13
قادیان 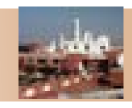	05:54	18:10
ربوہ 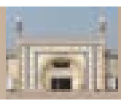	05:33	17:50
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:58	17:07